علمی مضامین سلسلہ نمبر ۵۵

''اَلحامد ٹرسٹ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تا کہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

شیخ التفسیر حضرت مولانا اَحمد علی صاحب لاہوری رحمہ اللہ

حضرت شیخ التفسیر رحمہ اللہ کی زیارت سے میں لاہور ہی میں مشرف ہوا ہوں اِس سے پہلے اَپنی تعلیم کے زمانے میں مرادآباد ہی سے اِسمِ گرامی سنتا آیا تھا وہاں کے طلبہ جو دُور دَراز کے (صوبہ بہار وغیرہ کے تھے) دورۂ تفسیر پڑھنے لاہور آیا کرتے تھے۔

دیوبند میں حضرت مولانا عبیداللہ صاحب اَنور مدظلہم سے پہلی بار ملاقات ہوئی پھر لاہور میں ۱۹۵۳ء میں بتوسط مولانا حمیداللہ صاحب رحمہ اللہ حضرت اَقدس مولانا اَحمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

میں حضرت کی خدمت میں اَور حضرت اَقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں صرف دُعا کی دَرخواست کے لیے معمولاً حاضری دیتا رہتا تھا اَور بحمداللہ آخر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ چونکہ حاضری کا مقصد صرف یہی ہوتا تھا اِس لیے اِن دونوں گرامی قدر حضرات کے متوسلینِ کرام سے اِن حضرات کی رحلت کے بعد مراسم ہوئے۔ اِن کی خدمت میں حاضری دے کر فوراً ہی واپس چلا جاتا تھا۔

حضرت لاہوری قدس سرہٗ کی خدمت میں شروع میں زیادہ تر حاضری تو جامعہ مدنیہ کے لیے رہنمائی کے سلسلہ میں ہوتی رہی جس کی ایک خاص وجہ جامعہ کا ایک تاریخی موڑ تھا کہ اِس کے لیے جگہ کی تلاش تھی ہمارے کچھ مرحوم دوستوں نے ماڈل ٹاؤن میں جگہ کی پیش کش کی جو ہمارے اَراکین نے مان لی۔

یہ عرض کرنا بے جا نہ ہوگا کہ جامعہ مدنیہ کی اِبتداء اِس طرح اَور اِس غرض سے ہوئی تھی کہ

''عربی مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ کو اَنگریزی زبان، حساب، سائنس، جغرافیہ، اِقتصادیات، ایل ایل بی کا کورس پڑھا کر کمیونزم کے مقابلے میں اَور دُنیا کے تمام قوانین کے مقابلہ میں اِسلامی قوانین کا موازنہ کرنے کے لیے اَعلیٰ مبلغ تیار کیے جائیں، اُنہیں اِمتحانات نہ دلائے جائیں تاکہ ملازمتوں میں مصروف نہ ہوں اَور فریضہ تبلیغ سے جس کا اِنہیں اہل بنایا جا رہا ہے غافل نہ ہونے پائیں اِس کے لیے چار سالہ نصاب تجویز کیا نیز اِس دَوران اِس خیال سے کہ وہ علومِ عربیہ دینیہ سے بے بہرہ نہ ہونے پائیں اِن کے لیے نہایت قابل عربی علوم کے مدرس رکھے گئے اَور چار سالہ ایک خاص نصاب تجویز کیا گیا۔''

جن دوستوں نے ماڈل ٹاؤن میں جگہ تجویز کی تھی وہ جامعہ کے بنیادی مقصد کو نہ سمجھ سکے۔ میں ہندوستان گیا وہاں تقریبًا ایک ماہ کا عرصہ ٹھہرا واپس آیا تو اُن حضرات نے اَراکین کی بہت بڑی نئی باڈی تشکیل کر لی اَور اُنہوں نے جو تجاویز طے کیں اُن میں شروع سے طالبِ علم کو اَنگریزی تعلیم دِلانا کر دیا ثانوی درجہ میں عربی تعلیم کر دی۔

میں نے یہ صورتحال حضرت کی خدمت میں رکھی ساتھ میں کچھ ممبران بھی تھے خاص طور پر جناب غلام دستگیر صاحب تو ہر ملاقات میں لازمًا ہوتے تھے۔ حضرت لاہوری قدس سرہٗ نے فرمایا کہ

''آپ اُن لوگوں کو چھوڑیں، مدرسہ ماڈل ٹاؤن نہ لے جائیں اَور اُن سے کہہ دیں کہ وہ اَپنا مدرسہ خود ہی جدا نام سے چلائیں۔''

ہم نے عرض کیا یہ بات اُن لوگوں سے جناب کا نام لے کر عرض کر دیں۔ آپ نے فرمایا میرا

نام لے کر صاف کہہ دیں۔ جو صاحب ہمیں وہاں لے گئے تھے وہ مرحوم حضرت سے بھی عقیدت رکھتے تھے اُن سے ہم نے یہ کہا اَور بالآخر اُن کی کارروائیاں رُک گئیں، رسید بکیں وغیرہ روک دی گئیں، اُنہوں نے اَپنے مدرسہ کا نام ''جامعہ سعیدیہ'' رکھا اُس میں ہمیں بھی ممبر رکھا اَور ہم نے جامعہ کو علیحدہ کرلیا۔ میں سوچتا ہوں کہ یہ حضرت لاہوریؒ کی اَصابتِ رائے کے ساتھ ''صلابت'' کی بھی بات تھی۔

ہمدردی میں آپ نے یہیں بس نہیں کیا بلکہ آپ نے اِرشاد فرمایا کہ

''مدرسہ کا نظام اِمارت پر مبنی ہونا چاہیے۔ آپ نے فرمایا میرا چالیس سالہ تجربہ ہے کہ یہ لوگ جب کوئی کام چلنے لگتا ہے تو اُس میں دخل اَندازی کرتے ہیں اَور وہ کام ختم ہوجاتا ہے اِنہی تجربات کی بناء پر میں نے اَنجمن خدام الدین کی بنیاد اِمارت پر رکھی ہے۔''

میں نے آپ کے اِرشاد کے مطابق اَپنے اَغراض و مقاصد اَور اُصول وضوابط ترتیب دیے اَور پیش کیے۔

''آپ نے اَپنے دستِ مبارک سے اِن کی اِصلاح فرمائی اَور جہاں ضوابط میں کسی نقطہ نظر سے غلطی ہوئی تھی وہاں تبدیلی فرمائی۔

اِن اُصول وضوابط کو رجسٹرڈ کرایا گیا اَور اِن ہی پر اَب تک جامعہ کا نظام چل رہا ہے۔

جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرَہٗ اَور یہ تحریر بفضلہٖ میرے پاس موجود ہے۔''[1]

سب کام آپ نے کیے اَور پوری توجہ فرمائی تو ہم نے درخواست کی کہ سرپرستی قبول فرمائیں لیکن آپ نے رسمی سرپرستی کے بارے میں معذرت فرمائی اگرچہ عملاً جو کچھ کوئی سرپرست کرتا ہے وہ آپ ہمیشہ کرتے رہے۔ آپ کے لیے جامعہ کی شوریٰ کے اِجلاس وغیرہ میں شرکت متعذر تھی، خدام الدین کا کام بہت زیادہ تھا، وَاردین و صادرین کی بہت کثرت تھی جن میں سالکین زیادہ ہوتے تھے، اَسفار بھی ہوتے تھے اَور عمرہ کا سفر بھی فرماتے تھے۔

---

[1] یہ تاریخی اَور متبرک تحریر اَب راقم الحروف کے پاس محفوظ ہے، والحمدللہ۔ محمود میاں غفرلہٗ

خدام الدین کی طرف اِتنی توجہ تھی فرماتے تھے کہ میں خود مضامین اِنتخاب کرتا ہوں اَور غیر معیاری مضامین کے بارے میں ایک دفعہ فرمایا کہ میں صفحوں کے صفحے قلم زد کردیتا ہوں، توجہ اِس طرف تھی کہ مضمون بہت سادہ زبان میں ہو جسے کم سے کم پڑھا لکھا آدمی بھی پڑھے اَور سمجھے اَور عورتیں بھی گھروں میں پڑھیں۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ وقت کی اِس قدر پابندی فرماتے تھے کہ منٹوں اَور سیکنڈوں کا بھی فرق نہیں آنے دیتے تھے ہر نماز کے وقت دَروازہ کھلتا تھا اَور جماعت سے پہلے صفِ اَوّل میں اِمام کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔ پابندیٔ اَوقات کا مشاہدہ روزمرہ کے معمولات میں ہوتا رہتا تھا اَور یہ سب ملنے والے اَور وابستگان جانتے ہیں۔

ایک دفعہ مولانا سیّد داؤد صاحب غزنوی کے یہاں ایک میٹنگ تھی میں نے دیکھا کہ آپ وہاں میٹنگ کے وقت سے پانچ یا سات منٹ پہلے پہنچے، مولانا اَبوالحسنات رحمہ اللہ بھی تشریف لانے والے تھے لیکن وہ بہت بعد میں تشریف لائے اِسی طرح بعض اَور بھی شرکاء آئے اَور میٹنگ اُن کی آمد تک موقوف رہی۔

آپ کی پابندیٔ اَوقات بھی ہم سب کے لیے ایک دَرس ہے۔ آپ خدام الدین کا کام یکسوئی سے اَنجام دینے کے لیے حاجی دین محمد صاحب کے برف خانہ میں تشریف لے جاتے تھے اُنہوں نے آپ کے لیے ایک کمرہ مختص کردیا تھا اَور اِس کے برابر والا کمرہ نماز باجماعت کے لیے وہاں ملاقاتی لوگ نہیں جاتے تھے۔ ہم نے بارہا ایسا کیا کہ وہاں ملنے کے لیے گئے اَور ملاقات سے مشرف ہوئے اَلبتہ ہم خود بھی ایسا کرتے رہے کہ نماز کے وقت جاتے تھے اَور جماعت کے بعد ضرورت کی بات کرلیتے تھے آپ نے ہمیں وہاں پہنچنے سے اَور ملنے سے کبھی اِشارۃً بھی منع نہیں فرمایا۔ ہم نے بھی ضرورت سے زیادہ کبھی بات نہیں کی اَور کبھی فقط زیارت ہی کے لیے جانا ہوا تو فقط ملاقات ومصافحہ اَور خیریت دَریافت کرنے ہی پر اِکتفاء کیا۔ بہرحال یہ معاملہ بھی آپ کی مرحمت وشفقت ہی میں داخل ہے ورنہ اِس قدر اُصول کی پابند شخصیت ایسی حرکت کی اِجازت نہیں دے سکتی۔

جمعیۃ علمائے اِسلام کے اِس موجودہ شکل میں اَحیاء کا کام حضرت مفتی صاحب کے ہاتھوں اِس طرح ہوا ہے کہ

''۱۹۵۳ء کی تحریک ِختمِ نبوت میں اِحتشام الحق تھانوی کے حکمران ٹولہ کے ساتھ اِتنے زیادہ قریبی اَور گہرے تعلقات تھے کہ جن کی وجہ سے اُن کی ذات بُری طرح مجروح ہوگئی اَور جمعیۃ علماءِ اِسلام کا قدیم ڈھانچہ بے جان ہوگیا اُس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہم کو توفیق مرحمت فرمائی، اِنہوں نے مصارف کا اِنتظام کیا اَور حضرت شیخ التفسیر مولانا اَحمد علیؒ کی اِعانت سے ملتان میں پہلی بار مغربی پاکستان کی سطح پر علماء کے بہت بڑے اِجتماع کا اِنتظام فرمایا اِس پر مجھے بھی مدعو فرمایا تھا۔

علماء کی اَز سرِ نو تنظیم پر سب کا اِتفاق تھا اَلبتہ اُسکے نام پر بہت بحث ہوتی رہی بالآخر ''جمعیۃ علماءِ اِسلام'' ہی نام تجویز ہوا۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی، مولانا عبدالحنان صاحب ہزارویؒ اَور مولانا محمد نعیم صاحب لدھیانوی جو قدیم جمعیۃ علماءِ ہند کے نظماء وغیرہ رہتے آئے تھے وہ بھی شریک تھے اَور عہدہ دار بھی (شریک) ہوئے۔

بہرحال جمعیۃ علماءِ اِسلام کا اَز سرِ نو اِنتخاب عمل میں آیا اَور حضرت لاہوریؒ اَمیر قرار پائے۔ اِس کے بعد بھی جمعیۃ کی مجالس میں میں شریک ہوتا رہا حضرت مولانا عبداللہ صاحب دَرخواستی دامت برکاتہم بھی شرکت فرمانے لگے اَور بالآخر حضرت لاہوریؒ کی وفات کے بعد آپ اَمیر قرار پائے۔''

اِس اِجمالی تاریخ کے ذکر کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جمعیۃ کی مجالس میں بسا اَوقات اِختلافِ رائے ہوجاتا تھا ایک دفعہ ایسے ہی اِختلاف کے وقت حضرتؒ نے فرمایا کہ

''میں ساتھیوں کے سامنے اَپنی رائے رکھ دیتا ہوں لیکن اگر اِن کی رائے مجھ سے مختلف ہوتو جو طے ہو جاتا ہے پھر میں اُس کی پوری طرح پابندی کرتا ہوں۔''

حضرتؒ نے یہ بات یوں ہی نہیں فرمادی تھی بلکہ حقیقتًا آپ کا یہی طریق تھا۔آپ کے اِس ایک اُصول میں غلام غوث ہزاروی صاحب اَور اُن جیسے مزاج والوں کے لیے عظیم دَرس ہے اَور یہی اُصول اِس آیتِ مبارکہ میں تعلیم فرمایا گیا ہے وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ اَور اِعْجَابُ كُلِّ ذِیْ رَأْیٍ بِرَأْیِهٖ کہ ہر صاحبِ رائے کو اَپنی ہی رائے سب سے اچھی لگنے لگے۔حدیثِ پاک میں اِسے سامانِ بربادی قرار دیا گیا ہے۔والعیاذ باللہ !

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت اَقدس مولانا سیّد حسین اَحمد مدنی قدس سرہٗ سے جیسا والہانہ تعلق تھا اِس کی مثال مشکل سے ملے گی، ہفتہ میں دو ایک بار بھری مجلس میں ضرور تذکرہ فرماتے تھے وہ بھی ایسے عجیب اَنداز سے کہ جو اُن کا ہی حق تھا۔

آپ فرماتے تھے کہ جمعیۃ علماءِ ہند کی مجالسِ شوریٰ میں حضرت مدنی رحمہ اللہ کے سامنے میں چار چار گھنٹے دوزانو بیٹھا رہتا تھا حالانکہ آپ کو جوڑوں کی تکلیف کا عارضہ تھا....اَور سچ مچ.....ایسی محبت وعقیدت رکھنے والا شاید ہی کوئی اَور ہو کہ اَپنے صاحبزادۂ گرامی قدر حضرت مولانا عبیداللہ اَنور صاحب سے فرمایا کہ

''میری ڈاڑھی کے بال حضرت مدنی کی جوتیوں میں سلوادینا۔''

اَور جلسۂ عام میں فرمایا کہ

''جو علم حسین اَحمد مدنی کی جوتیوں میں ہے وہ اَحمد علی کے دماغ میں نہیں ہے۔''

پاکستان بننے کے بعد حضرت مدنی رحمہ اللہ کا جو گرامی نامہ آیا وہ آپ نے فریم کرا کر رکھا تھا۔

کیونکہ آپ پر نسبتِ قادریہ کے اَثرات میں سے کشف کی حالت کا غلبہ تھا اَور اِس میں بھی اِظہار غالب تھا اِس لیے آپ کشفی حالات برملا بتلاتے رہتے تھے۔

ایک دفعہ شوریٰ کے اِجلاس میں فرمایا کہ

''مجھے اَولیاء اللہ کے باطن دیکھنے کا شوق ہے اَور میں حج کے موقع پر ایسا کرتا رہتا ہوں۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ حضرت مدنی جیسا دُنیا میں میں نے کوئی نہیں دیکھا اُن جیسا کوئی صاحبِ باطن نہیں ہے۔''

ایک مرتبہ آپ نے ایک صاحب کو بیعت فرمایا اُنہیں جو نصیحت فرمائی وہ نہایت قیمتی تھی مجھے اِتنی اچھی لگی کہ آج تک یاد ہے کہ

''اگر دُوسرے کو نفع نہ پہنچا سکو تو اِس بات کا پورا لحاظ رکھو کہ کم اَز کم تم سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔''

حدیث شریف میں اِرشاد ہے : اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ .

کامل مسلمان وہی ہے کہ جس کے ہاتھ اَور زبان کے ضرر سے مسلمان محفوظ رہیں۔

ایک دفعہ آپ نے ایک سالک کو ھُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ کا مراقبہ تعلیم فرمایا تو اِس میں تشریح کرتے اَور سمجھاتے وقت عارفانہ اَنداز میں یہ کلماتِ فنائیہ اِرشاد فرمائے کہ :

''یہ خیال کرو کہ کوئی چیز نہیں ہے، نہ میں ہوں، نہ زمین ہے، نہ آسمان، نہ شیطان، نہ کچھ اَور۔''

ایک دفعہ رات کا وقت تھا جب مجلس برخاست ہوئی تو مصافحہ کے وقت اِرشاد فرمایا کہ

''جامعہ مدنیہ چلے گا۔ میرے ہاتھ مصافحہ ہی میں تھے اَور میں نے فورًا نظر اُٹھا کر چہرہ کی طرف دیکھا تو مسکراتے ہوئے مصافحہ ہی میں ہاتھوں کو خفیف جھٹکا دیتے ہوئے اَور غالبًا میرے اِستعجاب کو بھانپتے ہوئے فرمایا کہ میں کہتا ہوں چلے گا۔''

میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہ کشف ہی سے فرما رہے تھے۔

ایک دفعہ حاضری کے وقت آپ نے اَپنے کچھ حالات سنائے جو نہایت درجہ عسرت کے

زمانے کے تھے اُن میں اُس تنگی کے دَور کے حالات بھی بتلائے جن کا ذکر مناسب نہیں معلوم ہوتا اَور یہ کہ پھر آپ نے حضرت مولانا تاج محمود صاحب اَمروٹی قدس سرہٗ کو عریضہ تحریر فرمایا اَور جو عمل اُنہوں نے تحریر فرمایا تھا وہ بھی بتلایا اَور مجھے بھی اِس کی اِجازت عنایت فرمائی۔ اَور بھی باتیں اِسی قسم کی اِرشاد فرمائیں۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَرَفَعَ دَرَجَاتِہٖ. آمِیْن . (بشکریہ ہفت روزہ خدام الدین حضرت لاہوری ؒ نمبر)

۞

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِن دو حضرات کے باہمی تعلق اَور محبت سے متعلق کچھ تاریخی تحریر اَور واقعات اِس مضمون کے اِختتام پر ذکر کردیے جائیں :

حضرت مولانا اَحمد علی لاہوری ؒ کی نظر میں حضرت اَقدس ؒ بانی جامعہ کا مقام

۱۹۵۰ء اور ۱۹۶۰ء کے درمیان میں لاہور میں مقیم تھا اَور شارٹ ہینڈ بھی سیکھتا تھا، اِس دَوران حضرت مولانا اَحمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضری کی سعادت نصیب ہوتی رہتی تھی، ایک بار حضرت لاہوری ؒ نے مجلس میں حضرت مولانا سیّد حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یوں اِرشاد فرمایا کہ :

'' اگر کسی نے زِندہ پیر دیکھنا ہو تو جامعہ مدنیہ چلا جائے اَور اُن کی زیارت کرے ''

چونکہ میں اُس وقت اُس مجلس میں حاضر تھا اِس لیے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے یہ کلمات میں نے خود اپنے کانوں سے سنے۔ اِن دونوں اَکابر کا آپس میں کتنا گہرا تعلق تھا اِس کا اَندازہ لگانے کے لیے حضرت ؒ کے یہ کلمات کافی ہیں۔

دستخط : حکیم علی اَحمد

دواخانہ مقدونیہ جوہر آباد

۳؍ جولائی ۱۹۹۶ء

☆

جامعہ مدنیہ کے اِبتدائی کتب کے مدرس حافظ نذیر اَحمد صاحبؒ جو غالبًا حضرت لاہوریؒ ہی سے بیعت بھی تھے ہمیں سبق میں بتلایا کرتے تھے کہ حضرت لاہوریؒ کو میں نے یہ کہتے ہوئے خود سنا ہے کہ

''میرے تین بیٹے ہیں اَور چوتھے بیٹے مولانا حامد میاں صاحب ہیں۔''

حافظ صاحبؒ نے یہ بھی بتلایا کہ

''حضرتؒ حضرت لاہوریؒ کی خدمت میں جب حاضری دیتے تو حضرت لاہوریؒ کھڑے ہو کر اُن کا اِکرام فرماتے اَور رُخصتی کے وقت دروازے تک تشریف لاتے۔''

محمود میاں غفرلہٗ

مجموعہ مقالاتِ حامدیہ

قرآنیات

عالمِ ربانی محدثِ کبیر

حضرت مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بانی جامعہ مدنیہ جدید و خانقاہِ حامدیہ

و اَمیر مرکزیہ جمعیت علمائے اِسلام

نظر ثانی و عنوانات

شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب مد ظلہم

باہتمام

خانقاہِ حامدیہ ۱۹ ر کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور

حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے ''مجموعہ مقالاتِ حامدیہ'' کا پہلا حصہ جو ''قرآنیات'' سے متعلق ہے شائع ہو کر مارکیٹ میں آچکا ہے، رعایتی قیمت : ۸۰ روپے

(رابطہ نمبر : 0333-4249-302)